44525/313

بسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،

گذارش عرض یہ ہے کہ دو سال پہلے زبردستی طلاق لینے کے سلسلے

(۱۸/۱۵۱۵)
میں جامعہ دارالعلوم کراچی سے فتویٰ لیا تھا جسکا سوال بمعہ جوابی فتویٰ درخواست کیساتھ

منسلک ہے جسمیں دو رجعی طلاقیں واقع ہونے کا فیصلہ ہوا تھا اور اسی کے مطابق عمل کیا گیا

تھا اب یہ معلوم ہوا ہے کہ زبردستی طلاق لینے کے سلسلے میں مفتیان کرام کسی نئی صورت کے بارے

میں غور کر رہے ہیں اسی لیئے میں اپنی درخواست دوبارہ آپ حضرات کے سامنے پیش کر رہا ہوں

کہ میرے بارے میں اپنے سابقہ فتویٰ پر بھی نظرثانی فرمالیں کہ آیا میرے مسئلے میں دو رجعی طلاقیں واقع

ہوئی یا نہیں جبکہ میرا قطعی کوئی طلاق دینے کا کوئی ارادہ ہرگز نہیں تھا۔ درخواست گزار

سید سلمان

7-02-2015

مکان نمبر 13 گلی نمبر 117 ڈبل روم کورنگی نمبر 5 کراچی

0334-3114417

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ ہو)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶۱/۱۲۹۳
مورخہ
دار العلوم کراچی

20169

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

آپ کے سوال میں زبردستی طلاق کے الفاظ پڑھوانے کی جو صورتحال ذکر کی گئی، اس جیسی صورتحال سے متعلق دارالافتاء میں سوالات آتے رہے ہیں، اور طلاق کے الفاظ منہ سے ادا کرنے کی صورت میں طلاق واقع ہونے کا حکم لکھا گیا۔ بعد میں غور کرنے پر راجح یہ بات معلوم ہوئی کہ جبر واکراہ کی حالت میں طلاق نامہ میں لکھی ہوئی تحریر کو اگر شوہر نے طلاق دینے کی نیت سے نہ پڑھا ہو، بلکہ لکھے ہوئے الفاظ کو طلاق کی نیت کے بغیر اکراہ کی وجہ سے فقط پڑھنے کے ارادے سے پڑھ دیا تھا تو چونکہ اس طرح طلاق دینے کے ارادہ کے بغیر فقط طلاق کی تحریر پڑھنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، لہٰذا ایسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی (بشرطیکہ اس موقع پر الگ سے از خود شوہر نے طلاق کے الفاظ زبان سے ادا نہ کیے ہوں)۔

[ماخذہ التبویب: ۸/۱۵۶۳، ۱۵/۱۵۵۳] (نیز فتاویٰ محمودیہ: ۱۳/ص ۱۱۶، ۱۱۷)

لہٰذا آپ کے سابقہ سوال میں جو صورتحال ذکر کی گئی تھی اس سے متعلق اب ہماری رائے یہ ہے کہ اگر واقعۃً آپ نے طلاق دینے کی نیت سے منسلکہ تحریر نہیں پڑھی تھی، بلکہ طلاق کے ارادہ کے بغیر جبر واکراہ کی حالت میں اپنی جان بچانے کی غرض سے اس تحریر کو پڑھ دیا تھا اور اس کے علاوہ آپ نے از خود اپنی زبان سے طلاق کے الفاظ ادا نہیں کیے تھے تو جبر کی حالت میں اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کی بیوی پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

فی البحر الرائق: (۱۸۳/۹)

والحاصل أن قولهم الصريح لا يحتاج إلى النية إنما هو فی القضاء أما فی الديانة فمحتاج إليها لكن وقوعه فی القضاء بلا نية إنما هو بشرط أن يقصدها بالخطاب بدليل ما قالوا لو كرر مسائل الطلاق بحضرة زوجته ويقول أنت طالق ولا ينوی لا تطلق، وفی متعلم يكتب ناقلا من كتاب رجل قال ثم يقف ويكتب :امرأتی طالق وكلما كتب قرن الكتابة باللفظ بقصد الحكاية لا يقع عليه وما فی القنية :امرأة كتبت أنت طالق ثم قالت لزوجها :اقرأ علی فقرأ لا تطلق اهـ.................والله تعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۳/جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ

۲/اپریل ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

۲۴/۶/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ له

مفتی

مفتی

0170